

سی ایف اے سوسائٹی کی 22 ویں سالانہ تقریب انعامات سے گورنر اسٹیٹ بینک کا خطاب

7 نومبر 2025ء

چیئر پرسن ایس ای سی پی، جناب عارف سعید
صدر سی ایف اے سوسائٹی پاکستان، جناب محمد عاصم
بینکوں اور مالی اداروں کے صدور اور سی ای او حضرات
معزز مہمانانِ گرامی، خواتین و حضرات

السلام علیکم اور شام بخیر،

آج سی ایف اے سوسائٹی پاکستان کی 22 ویں سالانہ تقریب انعامات میں شرکت میرے لیے خوشی کا باعث ہے۔ یہ بات میرے لیے حوصلہ افزا ہے کہ ہم مالی اداروں کی اہمیت کو تسلیم کر رہے ہیں، صرف ان کے حجم اور نفع یابی کی بنا پر نہیں، بلکہ اس لیے بھی کہ وہ اہم سماجی و معاشی مقاصد پورے کرنے میں اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔ ان مقاصد میں صنفی تنوع، تحقیق کا معیار بلند کرنا، اور ملک میں سرمایہ کاری کو راغب کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔ آپ نے مجھے اس تقریب میں شرکت کا موقع دیا، جس پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ پاکستان میں مالی نظام کے اثرات مزید بڑھانے اور اس کی بہتری میں یہ پلیٹ فارم نہایت اہم کردار ادا کر سکتا ہے، اس بارے میں بھی میں اپنے خیالات کا اظہار کروں گا۔

اس سے پہلے کہ میں اس موضوع پر اظہار خیال کروں، آئیے ملک کی اُس دشوار معاشی صورت حال پر سرسری نظر ڈال لیں جو ہماری پچھلی ملاقات کے موقع پر موجود تھی، میری مراد 2022ء کے اواخر سے ہے، جب میں سی ایف اے سوسائٹی کی 19 ویں سالانہ تقریب انعامات میں شریک ہوا تھا۔ اُن دنوں ملک انتہائی دشوار حالات سے گزر رہا تھا، مہنگائی بڑھ رہی تھی، جڑواں خسارے بڑھ رہے تھے، زرمبادلہ کے ذخائر گر رہے تھے۔ بہت سے تجزیہ کار چند ہفتوں کے اندر ملک کے دیوالیہ ہونے کی پیش گوئی کر رہے تھے۔

تاہم، حکومت اور اسٹیٹ بینک ثابت قدم رہے اور انہوں نے سلسلہ وار پالیسی اور ریگولیٹری اقدامات کیے جو غیر مقبول تھے لیکن ضروری بھی تھے۔ اس کے نتیجے میں ہم اُس مشکل دور سے نکل آئے اور آج ہماری معیشت نمایاں طور پر بہتر ہے۔ مہنگائی کم ہو گئی ہے اور توقع ہے کہ یہ 5 سے 7 فیصد کے ہدف کے اندر رہے گی۔ ہمارے زرمبادلہ ذخائر 2023ء کے اوائل کی نہایت کم سطح کے مقابلے میں آج تقریباً پانچ گنا ہو چکے ہیں۔ ہمارا ہدف ہے کہ انہیں مزید بڑھایا جائے تاکہ یہ کم از کم تین ماہ کی درآمدات کے لیے کافی ہو سکیں۔ حکومت کی جانب سے مالیاتی یکجائی کا سلسلہ جاری ہے، جس کی عکاسی پچھلے مسلسل دو سال میں پرائمری بیلنس کے سرپلس میں ہو رہی ہے۔ چنانچہ، ہمارے قرض کے محرکات (dynamics) میں بھی نمایاں بہتری آئی ہے۔ جی ڈی پی میں ہمارے مجموعی سرکاری قرضے کا تناسب مالی سال 23ء میں بلند ترین تھا، اور اس کے بعد سے 5 فیصدی درجے کم ہوا ہے۔ آخری لیکن سب سے اہم بات یہ کہ معاشی نمود رفتار پکڑ رہی ہے، مالی سال 25ء میں یہ 3 فیصد تک پہنچ گئی ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ میکرو اکنامک بنیادوں میں بہتری اور مالی صورت حال نرم رہنے سے یہ نمو مالی سال 26ء میں ہمارے تخمینے یعنی 3.25 سے 4.25 فیصد کی بالائی حد کے قریب پہنچ جائے گی۔

یہ میکرو اکنامک استحکام بڑی محنت سے اور مشکل پالیسی فیصلوں سے حاصل کیا گیا ہے، جس کی بلاشبہ ایک قیمت ادا کی ہے۔ اب جب کہ ہماری معیشت مستحکم ہو چکی ہے اور یہ بحالی کے راستے پر چل رہی ہے، یہ ضروری ہے کہ ہم اس سبق پر غور کریں جو ہمیں ماضی قریب اور ہمارے کاروباری دورانیوں (business cycles) کے پچھلے مراحل سے حاصل ہوئے ہیں۔ میری رائے میں، بلند اور زیادہ پائیدار نمو حاصل کرنے کے لیے ہمیں موجودہ میکرو اکنامک استحکام کو برقرار رکھنا ہو گا اور نمو کا اپنا ماڈل تبدیل کرنا ہو گا جس میں اندرونی صنعتوں کی طرف توجہ دینے کے بجائے پیداواریت بڑھانے، برآمدات کو فروغ دینے، اور عالمی معیشت کے نئے اور ابھرتے ہوئے شعبوں میں سرمایہ کاری کو راغب کرنے پر توجہ دینی ہو گی۔ اس مقصد کی تکمیل کے لیے سرکاری اور نجی دونوں شعبوں کی مشترکہ کوششیں درکار ہوں گی۔

خواہشیں و حضرات!

ابھرتی ہوئی معیشتیں پائیدار اور جامع اقتصادی نمو حاصل کرنا چاہتی ہیں تو ایک گہرا اور مؤثر مالی نظام اس کا ایک لازمی جزو ہے، ایسا مالی نظام جو سرکاری اور نجی شعبے کے ہر طرح کے اسٹیک ہولڈرز کی مالی ضروریات کو پورا کر سکے۔ پاکستان کے معاملے میں اس مالی نظام پر کمرشل بینک حاوی ہیں، جو بنیادی طور پر حکومت کی بجٹ کی ضروریات کو پورا کرنے میں شریک ہیں۔ اس وجہ سے نجی شعبے کی قرضے اور سرمایہ کاری کی ضروریات کو پورا کرنے میں ایک خلا باقی رہ جاتا ہے۔ بہت سی ابھرتی ہوئی معیشتوں میں، فنڈز کی یہ مانگ بازار سرمایہ (capital markets) سے بھی پوری کی جاتی ہے، جو مالی وساطت کے لیے ایک اہم پلیٹ فارم کے طور پر کام کرتے ہیں۔

اس لحاظ سے پاکستان بہت سی دیگر ابھرتی ہوئی معیشتوں سے پیچھے ہے اور یہ ایسی گہری اور سیال کیپٹل مارکیٹس تشکیل نہیں دے سکا جو ہر طرح کے کاروباری اداروں اور صارفین کی قرضے اور سرمایہ کاری کی ضروریات کو پورا کر سکتی ہوں۔ اس بات کی وضاحت کے لیے میں تین اہم اظہاریوں پر مختصر اُبات کروں گا۔

سب سے پہلے، ہماری ملکی ایکویٹی مارکیٹ کا حجم، یعنی فہرستی کمپنیوں کی مارکیٹ کیپیٹلائزیشن کا جی ڈی پی میں فیصد حصہ، مالی سال 25ء کے آخر میں تقریباً 13 فیصد ہے۔ عالمی بینک کے 2024ء تک کے اعداد و شمار کے مطابق، یہ دیگر بڑی ابھرتی ہوئی معیشتوں سے خاصا کم ہے، جیسے بھارت میں یہ تناسب 131 فیصد، ملائیشیا 107 فیصد، تھائی لینڈ 99 فیصد، اور برازیل میں 30 فیصد ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ حالیہ بہتری کے باوجود پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ اپنے ہم سر ملکوں کے مقابلے میں کمزور ہے، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ کارپوریٹ قرضوں کے لیے کیپٹل مارکیٹس پر انحصار محدود ہے۔

دوسری بات، پاکستان کے کارپوریٹ قرضہ بازار کا حجم جی ڈی پی کے لحاظ سے تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگرچہ ایشیائی معیشتوں کے کارپوریٹ قرضہ بازار عام طور پر مغربی معیشتوں کے مقابلے میں چھوٹے ہیں، تاہم ہمارا بازار علاقائی اوسط 2.8 فیصد جی ڈی پی سے بھی کم ہے۔

تیسری بات، ہماری ایکویٹی مارکیٹ بھی ہماری ہم سر معیشتوں کی نسبت کم سیال ہے۔ پاکستان میں حصص کی کاروباری مالیت خاصی کم یعنی جی ڈی پی کا محض 5 فیصد ہے، جبکہ بھارت میں اس کا حجم 86 فیصد، تھائی لینڈ میں 57 فیصد، برازیل میں 42 فیصد اور ملائیشیا میں 39 فیصد ہے۔ پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ کی سیالیت بھی چند شعبوں اور اسٹاکس میں مرکوز ہے، جس سے مارکیٹ کے محدود ہونے کی عکاسی ہوتی ہے۔ تحقیق کے شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کو سیال مارکیٹیں اپنی جانب زیادہ راغب کرتی ہیں۔

ادوی سی ڈی کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق، پاکستان میں زیرِ انتظام اثاثوں میں سرمایہ کاری فنڈز کا حجم جی ڈی پی کے 5 فیصد سے کم رہتا ہے، اس بات کا میرے پچھلے نکتے سے قریبی تعلق ہے۔ یہ حجم خطے کی زیادہ ترقی یافتہ منڈیوں کی نسبت نمایاں حد تک کم ہے، جیسے کوریا میں 67 فیصد، ملائیشیا میں تقریباً 55 فیصد، اور تھائی لینڈ میں 38 فیصد۔ سرمایہ کاری فنڈ کی صنعت کا یہ محدود حجم ہماری کیپیٹل مارکیٹوں کی کچھ بنیادی ساختی رکاوٹوں کو اجاگر کرتا ہے۔ ان رکاوٹوں میں سرمایہ کاروں کی کم تعداد، مصنوعات کا محدود تنوع، اور رسمی سرمایہ کاری کے ذرائع میں گھرانوں کی نسبتاً کم شرکت شامل ہیں۔

خواتین و حضرات!

ان خامیوں کو دور کرنا ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔ ملکی خردہ سرمایہ کاروں کی تعداد بڑھانا اور ایک آسان ضوابطی ماحول فراہم کرنا اہم ترجیحات میں پہلے سے ہی شامل ہیں، جن پر اسٹیٹ بینک دوسرے ضابطہ کاروں کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔ بالآخر، یہ سب معاملات مالی شمولیت پر آکر رک جاتے ہیں۔ آبادی مالی طور پر خواندہ ہو تو اس کے معیشت اور سرمایہ کاری کے وسیع تر منظر نامے پر گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ہمیں مالی خواندگی کا اہم محوری کردار سامنے آتا ہے۔ شہری بہتر سوجھ بوجھ کے ذریعے اپنا بجٹ بنا کر، رقم بچا کر، سرمایہ لگا کر اور مالی نظام میں تلاش و تحقیق کر کے اپنی سماجی و اقتصادی ترقی کے مواقع بڑھا سکتے ہیں۔

مجھے یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ اسٹیٹ بینک مالی خدمات کی صنعت اور دانش گاہوں کے اشتراک سے ملک میں مالی خواندگی کو فروغ دینے میں طویل عرصے سے سب سے آگے ہے۔ اسٹیٹ بینک کے وژن 2028ء کے تحت مالی خواندگی میں اضافے کے علاوہ جدید اور جامع ڈیجیٹل مالی خدمات کے لیے ایکو سسٹم کی تشکیل بھی حکمتِ عملی کے ترجیحی اہداف میں شامل ہے۔

میں اس موقع پر اُن اہم اقدامات کا اعتراف کرنا چاہوں گا جو ہمارے شریک ضابطہ کار اداروں - خاص طور پر ایس ای سی پی - کے ساتھ ساتھ ہمارے نجی شعبے کے اسٹیک ہولڈرز، بشمول سی ایف اے سوسائٹی پاکستان اور ہمارے بروکر تاج اور سرمایہ کاری ہاؤسز نے مالی خواندگی کے لیے کیے۔ ملک کو خوشحال اور مالی طور پر باختیار بنانے کے مشترکہ مقصد کی خاطر مالی خدمات کی صنعت کی جانب سے آج کی تقریب کی طرح ایوارڈ تقاریب کا انعقاد، آگاہی کے سیشنز، فرضی سرمایہ کاری کے مقابلوں جیسی کاوشیں لائق تحسین ہیں۔

اس سے قطع نظر، ہمیں آگے چل کر، سرمایہ کاروں کی تعداد بڑھانے اور اپنی منڈیوں کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ ڈیجیٹل رسائی کو وسعت دینے اور آن بورڈنگ کو آسان بنانے جیسے اقدامات سے صارف کی شناخت (ای - کے وائی سی) اور قلیل سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کرنا سادہ اور سہل بن

جائے گا، جس سے مزید افراد کو سرمایہ کاری کی جانب راغب کرنے، نیز کاروبار کو بتدریج بڑھانے اور وقت کے ساتھ ساتھ مارکیٹ کو وسعت دینے میں مدد مل سکتی ہے۔ اسی طرح، ہمیں دیہی اور پسماندہ علاقوں میں زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچنے کے لیے سرمایہ کاری کے تعلیمی پروگراموں کے ذریعے اپنی کوششیں بڑھانے کی ضرورت ہے تاکہ ان علاقوں کو رسمی مالی خدمات کی صنعت سے منسلک کیا جاسکے۔ مالی شمولیت کے فروغ کے حوالے سے یہ کوششیں اسٹیٹ بینک کے وسیع ترین ایجنڈے سے ہم آہنگ ہیں، جس سے سرمایہ کاروں کی تعداد کو متنوع کرنے اور گھریلو بچت کی رقوم کو پیداواری سرمایہ کاری تک لانے میں مدد مل سکتی ہے۔ اس کے علاوہ سرمایہ کاری کی متبادل مصنوعات جیسے ایکسیج ٹریڈڈ فنڈز اور شریعت سے ہم آہنگ آلات کی تشکیل، مارکیٹ کے ڈیٹا کی زیادہ شفافیت سے سرمایہ کاروں کی متنوع ترجیحات پوری کرنے میں مدد مل سکتی ہے اور شرکت کی غرض سے وسیع تر مواقع میسر آسکتے ہیں۔

ادارہ جاتی سطح پر، مارکیٹ کے انفراسٹرکچر اور نظم و نسق کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح، شفافیت کو بہتر بنانے اور عوام کا اعتماد بڑھانے کے لیے کارپوریٹ گورننس اور انکشاف کا معیار بڑھانا بھی اشد ضروری ہے۔ آخر میں، سرمایہ کاری کے طریقوں پر عوام کا اعتماد برقرار رکھنا بھی اہم ہے۔ یہ بات خاص طور پر ایسے دور میں نہایت اہم ہے جب غیر قانونی آپریٹر عام فرد کی مالی خواندگی کی کمی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی زندگی بھر کی جمع پونجی چند منٹوں میں لے اڑتے ہیں۔

خواتین و حضرات!

آخر میں، مجھے اس بات کا اعادہ کرنا ہے کہ اپنی معیشت کو پائیدار اور جامع ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے ہمیں اس وقت یکجا ہو کر کام کرنا ہو گا۔ ہمیں یہ بات بھی یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ ہم سخت پالیسی اور کاروباری فیصلے لینے سے گریز نہ کریں، تاکہ معاشی نمو کی مندی اور تیزی کے متواتر دورانیے اور طویل مدتی اقتصادی جمود کا سدباب کیا جاسکے۔ ایک وسیع، مضبوط اور مالی خدمات کی ایک جامع صنعت کے طفیل، جسے سازگار ضوابطی ماحول دستیاب ہے، مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے ملک کو خوشحال بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

اس کے ساتھ ساتھ، میں سی ایف اے سوسائٹی پاکستان کا تہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ وہ ہر سال اپنے ایوارڈز کی باوقار تقاریب کا میانی سے منعقد کرتی ہے۔ میں تمام جیتنے والوں اور نامزد ہونے والوں کو بھی مبارکباد دینا چاہوں گا۔ آئیے ہم بہترین کارکردگی کے لیے کوششیں جاری رکھیں اور مالی ایکوسسٹم کو مستقبل کے تقاضوں سے ہم آہنگ، مزید جامع اور متحرک بنا کر اپنی معیشت اور عوام کی بہتری میں حصہ ڈالیں۔

آخر میں، آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔
